هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

چہروں کی نہیں
کفریہ نظام کی تبدیلی مقصود ہے!

قاری عبدالہادی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

چہروں کی نہیں، کفریہ نظام کی تبدیلی مقصود ہے!

قاری عبد الہادی

ادارۂ حطین

نامِ کتاب	چہروں کی نہیں، کفریہ نظام کی تبدیلی مقصود ہے!
نامِ مؤلف	قاری عبدالہادی
تعداد	۱۰۰۰۰
تاریخِ اشاعت	شعبان ۱۴۳۰ھ
ناشر	ادارۂ حطین
قیمت	

الحمد للّٰه رب العالمين، والصلٰوة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين، محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، و بعد:

گزشتہ کچھ عرصے میں بظاہر دنیا بھر نے بہت سی تبدیلیاں دیکھیں۔ سفید فام بش گیا اور سیاہ فام اوباما آیا، وردی پوش پرویز کی جگہ بے وردی زرداری نے سنبھالی، بازارِ حصص کے اوپر نیچے جانے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کے کروڑوں سرمایہ داروں کی دھڑکنیں بھی اوپر نیچے ہوتی رہیں، جورجیا کی جنگ روس اور یورپ کو پھر سے مدِ مقابل لے آئی، عراق میں صلیبی افواج نے اپنی ذمہ داریاں عراقی فوج کو منتقل کرنا شروع کر دیں، ایتھوپیا کی فوج صومالیہ سے نکلنا شروع ہوئی اور مقامی صومالی فوج نے اس کا کردار سنبھالا، مقبوضہ کشمیر اور بنگلہ دیش میں انتخابات کے نتیجے میں نئے چہرے سامنے آئے، افغانستان میں بھی نئے انتخابات کی تیاریاں ہونے لگیں۔ الغرض عالمی و مقامی نظامِ کفر میں سیاسی، اقتصادی، عسکری، ہر زاویے ہی سے بظاہر بہت کچھ بدلتا محسوس ہوا، لیکن درحقیقت بدلا کچھ بھی نہیں!

حق دیکھنے کے لیے ایمانی بصیرت درکار ہے

ہم آج جس دجالی نظام کے تحت رہ رہے ہیں اس میں حق و باطل میں فرق کرنا، معاملات کو ان کی اصل صورت میں دیکھنا، 'انفارمیشن' کے سیلاب میں سے 'حقائق' تلاش کرنا خاصا دشوار ہو چکا ہے۔ اس دشواری کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ حقائق تک پہنچنے، معاملات کی تہہ میں اترنے اور درست نتائج اخذ کرنے کے لیے قلب کا نورِ الٰہی سے روشن ہونا ضروری ہے، لیکن عالمی و مقامی کفر کی سرپرستی میں چلنے والے ذرائع ابلاغ نے فحاشی و بے حیائی کو اس قوت سے فروغ دیا ہے کہ قلب و نگاہ کی پاکیزگی برقرار رکھنا نہایت دشوار ہو گیا ہے۔ پس اب یہ ایمانی بصیرت اور دل کی روشنی اسے ہی عطا ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی خاص توفیق سے تقویٰ و پاکیزگی کی صفات عطا فرمائیں اور ہر سمت پھیلے شیطانی پھندوں سے محفوظ رکھیں۔ پھر جس بندۂ مومن کو بھی یہ صفت عطا ہو جائے وہ لمبی چوڑی رسمی تعلیم کے بغیر بھی باطل کو پہچاننے اور حق کی شناخت کرنے میں دھوکہ نہیں کھاتا، اور جو قلب و نگاہ کی پاکیزگی ہی سے محروم ہو وہ بڑی بڑی ڈگریوں اور سندوں کے باوجود بھی حق کو باطل اور باطل کو عین حق سمجھتا رہتا ہے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بندۂ مومن کی فراست کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"اتقوا فراسة المؤمن فإنه ينظر بنور اللّٰه".

''مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے''۔

(جامع الترمذي، أبواب تفسير القرآن عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و سلم، باب:من سورة الحجر)

صاحبِ '' تحفة الأحوذي ''اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''أي:يبصر بعين قلبه المشرق بنور اللّٰہ تعالٰی''.

''(حدیث کا) مفہوم یہ ہے کہ مومن اپنے دل کی آنکھ سے دیکھتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن ہوتی ہے''۔

(تحفة الأحوذي بشرح جامع الترمذي، المجلد الثامن)

علامہ محمد بدرِ عالم میرٹھیؒ فرماتے ہیں:

''لا أحد أعقل و أفرس من العبد المؤمن، لأن الكيس من دان نفسه''.

''کوئی شخص بھی بندۂ مومن سے زیادہ عقلمند اور صاحبِ فراست نہیں ہوتا کیونکہ عقلمندی تو اسے ہی عطا ہوتی ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے''۔

(حاشية البدر الساري إلى فيض الباري، كتاب الأدب، با ب لا يلد غ المؤمن من جحر واحد مرّتين)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے قلب و نگاہ کی حفاظت کی توفیق دے اور ہمیں مومنانہ بصیرت اور ایمانی فراست عطا فرمائے۔آمین!

دنیا،حقائق کی روشنی میں

الحمدللہ قائدینِ جہاد اور علمائے مجاہدین اپنی ایمانی بصیرت کی روشنی میں یہ حقیقت بخوبی جان چکے ہیں کہ بظاہر بہت سی تبدیلیوں کے باوجود بھی عالمی و مقامی نظامِ کفر ذرا نہیں بدلا۔نظامِ کفر کی خدمت کرنے والوں کے نام، رنگ، نسلیں اور پوشاکیں تو بدلی ہیں لیکن نظام وہی سالہا سال سے مسلط کفریہ نظام ہے۔سب تبدیلیوں کے باوجود آج بھی دنیا بھر میں:

☆ اللہ کی حاکمیت پر مبنی نظامِ خلافت کے بجائے انسانوں کی حاکمیت پر مبنی جمہوری نظام قائم ہے۔

☆ اسلامی احکامِ تجارت پر قائم نظامِ معیشت کے بجائے اللہ سے اعلانِ جنگ اور یہود کی نفع رسانی پر مبنی سودی سرمایہ دارانہ نظام جاری ہے۔

☆ اللہ کے نازل کردہ شرعی قوانین کے بجائے انسانوں کے ناقص ذہنوں کی پیداوار جاہلی قوانین نافذ اور واجب العمل ہیں۔

☆ آزادئ اظہارِ رائے کے نام پر شعائر اللہ، کتاب اللہ، رسول ﷺ اللہ اور خود ذاتِ باری تعالیٰ تک کی اہانت کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔

☆ مکالمے اور تقاربِ ادیان کے نام پر تحریفِ دین اور مسخِ عقائد کے دروازے چوپٹ کھول دیئے گئے ہیں۔

☆ ''حقوقِ نسواں'' اور ''مساواتِ مرد و زن'' جیسے دجالی نعروں کے ذریعے مسلمان خواتین کو فریب دینے اور ان سے ان کی عفت و پاک دامنی چھیننے کی مہمات زوروں پر ہیں۔

☆ نسلِ نو کے سینے سے ایمان نوچ کر اسے دنیوی کیریئر کی بھول بھلیوں میں پھنسانے اور رضائے رب کی بجائے ہوائے نفس کی خاطر جینا سکھلانے کے لیے کفریہ تعلیمی نظام کا جال ہر سمت پھیلا دیا گیا ہے۔

☆ سرزمینِ حرمین میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت کے صراحتاً برخلاف امریکی صلیبی افواج کو خود دعوت دے کر بلایا گیا ہے اور اب حرمِ مکی سے محض چند سو کلومیٹر کے فاصلے پر اس طاغوتِ اکبر کے مستقل فوجی اڈے قائم ہیں۔

☆ مسجدِ اقصیٰ یہودِ بے بہبود کے قبضے میں ہے اور سرزمینِ انبیاءؑ 'فلسطین' وارثینِ انبیاءؑ کے خون سے سرخ ہے۔

☆ مسلمان، خواہ وہ فلسطین میں ہوں یا عراق میں، افغانستان میں ہوں یا کشمیر میں، ہندوستان میں ہوں یا شیشان میں......سب ہی ظلم و سربریت کا شکار ہیں، جبکہ ان پر ظلم توڑنے والے وحشی درندے، خواہ وہ یہود و نصاریٰ ہوں یا ہنود، مزید ظلم کرنے کے لیے آزاد ہیں۔

☆ امت کے دفاع میں لڑنے والے مجاہدین کو 'دہشت گرد' کہہ کر ان کا ناطقہ بند کیا جا رہا ہے جبکہ کفار کا دامے درمے سخنے ساتھ دینے والی مرتد افواج معزز و مکرم، بلکہ مقدس قرار پا رہی ہیں۔

☆ صومالیہ، الجزائر، جزیرۂ عرب، شام، مصر، پاکستان اور دیگر مسلم علاقوں میں شریعت کے نفاذ کا نعرہ لے کر اٹھنے والے مجاہدین اور داعیانِ دین کے خلاف خود ان علاقوں کی مرتد حکومتیں بھرپور عسکری قوت کے استعمال میں مصروف ہیں۔

☆ امتِ مسلمہ پہ مسلط حکمران امت کے اموال اور قدرتی وسائل، بالخصوص تیل کی دولت، بے دریغ لوٹ کر اپنے بینک کھاتے بھرنے اور یہودی 'ملٹی نیشنل کمپنیوں' کی جیبیں گرم کرنے میں مصروف

ہیں، جبکہ ایک عام مسلمان اپنی ناگزیر ضروریات پوری کرنے سے بھی قاصر ہے۔

☆ دشمنانِ دین کے خلاف زبان و بیاں سے برسرِ پیکار علمائے حق آج قتل یا قید و بند کے مستحق ٹھہر رہے ہیں، جبکہ انہی دشمنوں کی زبان و بیاں سے نصرت کرنے والے علمائے سوء پر انعام و اکرام کی بارش ہو رہی ہے۔

☆ ذرائع ابلاغ کو کفر و بے دینی عام کرنے اور فحاشی و منکرات پھیلانے کی مکمل آزادی فراہم کی جارہی ہے، لیکن علمائے حق اور داعیانِ دین کو نیکی کا حکم دینے اور منکرات سے روکنے پر لال مسجد جیسے انجام کا سامنا ہے۔

الغرض کفر و شرک کی عالمگیر حاکمیت (مجاہدین کی ضربوں سے کمزور پڑ جانے کے باوجود) اب بھی بحیثیتِ مجموعی قائم ہے۔

دجالی نظام کی قوت کا راز

سرمایہ دارانہ جمہوری نظام کی لچک ہی اس کی قوت کا اصل راز ہے۔ یہ نظام اشتراکی نظامِ حکومت کی طرح محض قوت و قہر سے دشمنوں کو زیر کرنے کا قائل نہیں، بلکہ جہاں تک ہو سکے یہ مکر و فریب، لالچ و دھونس اور سیاسی داؤ پیچ کے ذریعے اقوام کو اپنے ساتھ ملانے، اور سب کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس نظامِ کفر کے بنیادی ڈھانچے کو قبول کر لے تو یہ نظام بھی کچھ لو اور کچھ دو کے اصول پر اسے قبول کر لیتا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ اپنی ذاتی زندگی میں یہودیت پر عمل کرے یا عیسائیت پر، اسلام کی بات مانے یا ہندومت کی، اس نظام کو اس سے کوئی سروکار نہیں؛ اسے غرض ہے تو بس اپنے بنیادی اصولوں کی پابندی اور اپنی عالمگیر حاکمیت کی بقاء و توسیع سے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ دیندار لوگ بالعموم بے دین افراد کی نسبت زیادہ 'اخلاص' اور 'ایمانداری' سے اس نظام کی خدمت کرتے ہیں۔

چہروں کی تبدیلی میں نظامِ کفر کی بقاء ہے

اسی طرح یہ بھی اس دجالی نظام کا خاصہ ہے کہ اس میں نظام چلانے والوں کے چہرے وقتاً فوقتاً بدلتے رہتے ہیں تاکہ عوام الناس کا غصہ کسی ایک نقطے پر مرتکز نہ ہونے پائے اور لوگ ہر کچھ عرصے بعد اس خوش فہمی میں مبتلا ہو جائیں کہ "اب فلاں ظالم چلا گیا ہے اور فلاں نئے حکمران کے آنے سے سب معاملات درست ہو جائیں گے"۔ اور پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد جب یہ راز کھلتا ہے کہ یہ اگلا تو اپنے

پہلے والوں سے بھی چند ہاتھ آگے ہے تو فوراً اسے بدل کر کوئی دوسرا (مگر اتنا ہی مکروہ) چہرہ لے آیا جاتا ہے۔ یہ وہ کولہو کے بیل کی کہانی ہے جو اس امت کے ساتھ سقوطِ خلافتِ عثمانیہ کے بعد سے آج تک تواتر سے دہرائی جارہی ہے۔ سقوطِ خلافت کے بعد ابتدا میں ایک نوآبادیاتی دور گزرا جس میں برطانیہ، فرانس، پرتگال اور دیگر صلیبی ممالک مسلم علاقوں پر براہِ راست قبضہ جما کر بیٹھے رہے۔ پھر جب یہ امت بیدار ہونے لگی تو وہ اسے یہ اطمینان دلا کر یہاں سے روانہ ہوگئے کہ مسلمان 'آزاد' ہوگئے ہیں اور یوں پورے عالمِ اسلام میں ایک خوشی ومسرت کی لہر دوڑ گئی۔ لیکن تھوڑے ہی عرصے بعد یہ سب خوشی کافور ہوگئی جب یہ راز کھلا کہ یہود ونصاریٰ اب بھی جمہوری سیاست دانوں، شاہی خاندانوں اور فوجی جرنیلوں کے ذریعے امت کو غلام بنائے ہوئے ہیں اور ان کا عطا کردہ کفری نظام اب بھی (انتہائی جزوی ترمیمات کے ساتھ) اسی طرح چل رہا ہے۔

دجل وفریب کا یہ سلسلہ (عالمِ اسلام میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص) اس پر رکا نہیں، بلکہ امت کو اس سراب کے پیچھے دوڑاتے رہنے کے لیے ہمارے یہ ہم رنگ وہم نسل چہرے بھی مستقل بدلے جاتے رہے۔ جب کبھی امت فوجی جرنیلوں کے مظالم سے تنگ آکر کسی باغیانہ اقدام کا سوچنے لگتی تو اسے جمہوریت کا تحفہ دے کر بہلا دیا جاتا۔ جب وہ سیاست دانوں کے پھیلائے ہوئے فساد کے خلاف اٹھنے لگتی تو عدلیہ اس طاغوتی نظام کو سہارا دینے اور اس کی ساکھ بحال کرنے آگے آجاتی۔ اور یوں یہ امت فوج، جمہوریت وعدلیہ کی اس شیطانی تکون میں گردش کرتی رہی اور اسے کبھی بھی اس نظامِ کفر سے بغاوت کی راہ پر نہیں نکلنے دیا گیا۔

ہماری ایمانی فراست کہاں کھو گئی؟

شیطان کے کارندے تو دجل وفریب کے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہی ہیں، ان سے کیا شکوہ کرنا! افسوس تو اپنی کوتاہ نظری وسادہ لوحی کا ہے! افسوس تو اس امر پر ہے کہ ہمارے دیندار طبقوں کی ایک بڑی تعداد بھی اس دجل وفریب کو کئی دہائیاں گزرنے کے باوجود نہ پہچان سکی، بلکہ پورے خلوص ودیانت سے اسی کی تقویت کا باعث بنتی رہی۔ کبھی کفریہ جمہوریت کے اسلامی ہونے کے فتاویٰ دیئے گئے، کبھی یہودی سرمایہ دارانہ نظام اور سودی بینکوں کو اسلامیانے کی راہیں سجھائی گئیں اور کبھی نظامِ کفر کی محافظ، دین وملت سے باغی مسلح افواج کی فی سبیل الطاغوت جنگوں کو جہاد اور ان کے مردار ہونے والوں کو شہید قرار دیا گیا۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ بڑے بڑے صاحبِ دانش اور اصحابِ علم وفضل بھی محض چہروں کی تبدیلی ہی پر

خوشیاں مناتے نظر آئے، حالانکہ کفر کا نظام ہر تبدیلی پر پہلے سے زیادہ مضبوط ہوا۔

افسوس تو اس بات پر ہے کہ ہماری ایمانی فراست آخر کہاں کھوگئی تھی؟ آخر کیوں ایک مجسم، منظّم و ہمہ گیر کفر عین نگاہوں کے سامنے ہونے کے باوجود نگاہوں سے اوجھل رہا؟ کیا قبل از قیامِ پاکستان برطانوی وائسرائے کے تحت چلنے والے نظامِ حکومت اور بعد از قیامِ پاکستان امریکی سفیر کی فرمانبرداری کرنے والے نظامِ حکومت میں کوئی فرق ہے؟ کیا بنگال میں مسلمان بہنوں کی عصمتیں پامال کرنے والی ،وزیرستان پر بم برسانے اورامارتِ اسلامیہ افغانستان ڈھانے والی پاکستانی فوج، کعبہ پر گولیاں برسانے اور خلافتِ عثمانیہ گرانے والی شاہی ہندی فوج سے کسی طور مختلف ہے؟ کیا آغا خان بورڈ کا دیا ہوا تعلیمی نصاب علی گڑھ کالج کے ملحدانہ تعلیمی نصاب سے کوئی مشابہت نہیں رکھتا؟ کیا ۱۸۵۷ء کے جہاد کے بعد علمائے کرام کے قتلِ عام اور تحریکِ لال مسجد کے بعد علماء و طلباء کے قتلِ عام میں کوئی مماثلت نہیں نظر آتی؟ کیا پاکستانی عدالتوں میں رائج قوانین (واجبی سی تبدیلیوں کے بعد بھی) اپنی نہاد میں وہی انگریز کے جاری کردہ ''انڈین ایکٹ'' نہیں؟ پس حقیقت تو یہ ہے کہ وہ تمام حالات جن میں شاہ عبدالعزیزؒ دہلوی نے برصغیر کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ دیا تھا اور سید احمد شہیدؒ نے علمِ جہاد بلند کیا تھا قیامِ پاکستان کے بعد سے آج تک اسی طرح قائم ہیں۔ پھر اس سب کے باوجود بھی ہم محض ''آئینِ پاکستان'' نامی کسی بے وقعت کاغذ کے ٹکڑے پر لکھی چند خوشنما باتوں سے دھوکہ کھا کر ان روزِ روشن کی طرح واضح حقائق سے کیسے منہ پھیرتے رہے؟

خونِ شہداء کو سلام

پس سلام ہو گیارہ ستمبر کے ان انیس شہیدی جوانوں پر جو اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں بھی اپنی ایمانی بصیرت سے عالمی کفر کو ٹھیک ٹھیک پہچانے اور اپنا لہو پیش کر کے نہ صرف کفر کی جھوٹی ہیبت کو پاش پاش کر گئے، بلکہ ایک ایسے معرکے کا بیج ڈال گئے جس نے حق و باطل کو چھانٹ کر علیحدہ کر دیا، اہلِ ایمان و اہلِ نفاق کی صفوں کو ممیّز کر دیا اور ہم جیسے کوتاہ نظروں کو بھی بینائی بخشی! سلام ہو لال مسجد کے شہید علماء و طلباء پر جنہوں نے اپنی جانیں وار کر پاکستان میں قائم نظامِ کفر کی حقیقت سب پر عیاں کی! سلام ہو جامعہ حفصہؓ کی شہداء بہنوں پر جن کا پاکیزہ لہو پاکستانی فوج کے جھوٹے تقدس کو اپنے ساتھ بہالے گیا! یقیناً یہ ان شہداء کے لہو ہی کا کرشمہ ہے کہ آج ہم عالمی و مقامی سطح پر حق کو حق دیکھنے اور اس کی اتباع کرنے، اور باطل کو باطل جاننے اور اس سے برأت کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔ اللہ ان سب کی شہادت قبول فرمائے۔ آمین!

ہماری جنگ کفر کے نظام سے ہے، محض افراد سے نہیں

پس اس موقع پر یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ ہماری جنگ محض چند حکمرانوں سے نہیں، ایک باطل نظام سے ہے۔ اس نظام پر سفید فام جورج بش بیٹھے یا سیاہ فام بارک حسین اوباما، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ آج اس عالمی نظامِ کفر کی قیادت امریکہ نے سنبھال رکھی ہے تو کل چین، فرانس یا کوئی اور ملک سنبھال لے، اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پاکستان میں قائم نظامِ کفر کو وردی پوش پرویز چلائے یا جمہوری رستے سے آنے والا زرداری، ہمارے لیے دونوں ہی یکساں ہیں۔ بلکہ کل اگر رفیق تارڑ یا اس سے مشابہ وضع قطع والا کوئی دوسرا فرد بھی حاکم بن جائے تو حقیقت ذرہ برابر نہیں بدلے گی۔ جب تک یہ عالمی و مقامی نظامِ کفر نیست و نابود نہیں ہو جاتا، کلمۂ توحید سر بلند نہیں ہو جاتا، نظامِ خلافت قائم نہیں ہو جاتا اور شریعتِ مطہرہ نافذ نہیں ہو جاتی......تب تک ہمیں دعوت اور جہاد و قتال کے رستے کو مضبوطی سے تھامے رہنا ہوگا، اور محض چہروں اور ناموں کی تبدیلی سے دھوکا کھانے سے بچنا ہوگا، واللہ اعلم!

کتاب و سنت اور فہمِ اسلاف کو تھامے رکھنا ہی راہِ نجات ہے

اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات اٹل اور صبحِ روشن کی طرح واضح ہیں۔ انہی الٰہی تعلیمات کے دامن میں پناہ لینا اس پرفتن دور میں بھی راہِ ہدایت پر قائم رہنے اور کفر کے دجل و فریب سے بچنے کی واحد ضمانت ہے، **ولن تجد من دونه ملتحدًا!** پس جو شخص (جہاد سمیت) زندگی کے تمام معاملات میں کتاب و سنت ہی سے رہنمائی لیتا رہا اور اس نے اس چشمۂ ہدایت کا فہم سلفِ صالحینؒ سے اخذ کیا (نہ کہ عصرِ حاضر کے متجددین سے)......تو اسے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں بھی اپنی راہ تلاش کرنے میں کچھ دشواری نہ ہوگی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

> **''قد تركتكم على البيضاء، ليلها كنهارها، لا يزيغ عنها بعدي إلا هالك''.**
>
> ''میں نے تمہیں ایک سفید و واضح رستے پر چھوڑا ہے، اس (راہ) کی رات بھی اس کے دن کی طرح روشن ہے، اور میرے (دنیا سے جانے کے) بعد اس سے وہی شخص ہٹے گا جو ہلاکت میں پڑنے والا ہو''۔

(ابن ماجة، باب إتباع سنة الخلفاء الراشدين)

عالمی نظامِ کفر کی بربادی کی سمت مجاہدین کی پیش قدمی

الحمدللہ آج دنیا بھر میں برسرِ پیکار مجاہدین کتاب وسنت اور تشریحاتِ سلف کی روشنی میں اپنے ہدف کو خوب اچھی طرح پہچان چکے ہیں اور پوری بصیرت سے عالمی نظامِ کفر کو تباہ کرنے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں۔ بلاشبہ یہ اللہ کا خصوصی فضل و احسان ہے کہ گزشتہ سال (۱۴۲۹ھ) امتِ مسلمہ کے لیے نہایت مبارک ثابت ہوا ہے۔ آج دشمنانِ دین کی سمت نگاہ دوڑائیں تو وہ ہر میدان میں پسپائی کی راہ اختیار کرتے نظر آرہے ہیں۔ عالمی نظامِ کفر اپنے وجود کی اخلاقی وفکری بنیادیں تو گوانتاناموا ور ابوغریب پر سے پردہ اٹھنے اور قرآنِ عظیم الشان اور خود صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کے بعد ہی کھو چکا تھا۔ لیکن اب تو اقتصادی، عسکری وسیاسی میدان میں بھی ان کی (جلد یا بدیر) شکست نوشتۂ دیوار ہے۔ ان میں سے سب سے نمایاں ہزیمت دشمن نے اقتصادی میدان میں اٹھائی ہے۔ یہود کا عالمی سرمایہ دارانہ نظام اپنی داخلی کمزوریوں اور خارج سے مجاہدین کی ضربوں کے سبب آج تاریخ کے بدترین مالی بحران کا شکار ہے اور اسی لیے اب وہ عراق سے پسپا ہو کر اپنی توجہ اور مالی وسائل محض ایک ہی محاذ پر مرکوز کرنے پہ سنجیدگی سے غور کر رہا ہے۔ جبکہ دوسری جانب اللہ کے فضل و احسان سے امتِ مسلمہ میں عالمگیر سطح پر جہاد ی بیداری کی ایک غیر معمولی لہر اٹھی ہے اور مجاہدین نہ صرف پہلے سے موجود محاذوں پر پیش قدمی کر رہے ہیں، بلکہ نئے محاذ بھی کھولتے چلے جا رہے ہیں۔

افغانستان

افغانستان میں امیر المؤمنین ملا محمد عمر کی قیادت میں تحریکِ طالبان ملک کے جنوبی صوبوں پر اپنی گرفت مستحکم کرنے کے بعد کابل اور دیگر شمالی علاقہ جات میں اپنا اثر ورسوخ تیزی سے بڑھا رہی ہے۔

عراق

عراق میں عسکری طور پہ بری طرح مار کھانے کے بعد، امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے مکر وفریب اور خفیہ سازشوں کے جال بن کر سنّی علاقوں میں مولانا ابوعمر بغدادی کی امارت میں قائم ''دولتِ اسلامیہ'' کو گرانے کی کوشش کی۔ لیکن الحمدللہ آزمائش کے اس کٹھن مرحلے کا مقابلہ صبر واستقامت سے کرنے کے بعد مجاہدین آج پھر سے دشمنوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انہیں للکار رہے ہیں، جبکہ صلیبی صیہونی اتحاد اپنے آخری حربے کو بھی ناکام ہوتا دیکھ کر واپسی کی راہیں ڈھونڈ رہا ہے۔

شام، لبنان اور اردن

عراق کے جہاد کی برکات اب اس کے پڑوسی ممالک میں بھی محسوس کی جارہی ہیں۔عراق میں جہاد کے آغاز پر لبنان، اردن اور بالخصوص شام کے باحمیت نوجوان مختلف خفیہ رستے ڈھونڈ کر عراق میں داخل ہوئے۔ان کی ایک تعداد تاحال وہیں موجود ہے، جبکہ ایک مناسب تعداد عسکری تربیت اور جنگ کے قیمتی عملی تجربے لے کر واپس لوٹی ہے اور الحمدللہ اب یہی مجاہدین اپنے اپنے علاقوں میں جہاد کو شرعی بنیادوں پر کھڑا کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ان میں سے ''فتح الاسلام'' نامی تنظیم کو مقامی مرتد حکومتوں کے ہاتھوں شدید سختیاں جھیلنی پڑی ہیں، لیکن الحمد للہ یہ مجاہدین تاحال اپنے رستے پر قائم اور ثابت قدم ہیں۔مغرب اور بالخصوص اسرائیل کے سیاسی وعسکری تجزیہ نگار اب اس امر کی برملا تصریح کر رہے ہیں کہ عراق کی جنگ کا سب سے زیادہ نقصان اسرائیل کو پہنچا ہے۔ان کے بقول عراق کے محاذ پر تربیت یافتہ مجاہدین پڑوسی ممالک میں اپنی موجودگی مستحکم کرتے ہوئے آہستہ آہستہ یہودی ریاست کے گرد گھیرا تنگ کر رہے ہیں اور انہیں خدشہ ہے کہ امریکہ کے عراق سے نکلنے کی صورت میں یہی عمل کئی گنا تیز ہو جائے گا۔ان شاء اللہ وہ وقت اب بہت دور نہیں جب مجاہدینِ اسلام اپنی راہ میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور کرتے ہوئے اپنے فلسطینی بھائیوں تک جا پہنچیں اور ان کے ساتھ مل کر مسجدِ اقصیٰ کو یہود سے بازیاب کرائیں۔

جزیرۂ عرب

جزیرۂ عرب کا معاملہ بھی اس سے زیادہ مختلف نہیں۔مغربی تجزیہ نگاروں کے مطابق عراق میں برسرِ پیکار غیر عراقی مجاہدین کی تعداد دس ہزار (۱۰،۰۰۰) کے قریب ہے جن میں سے نصف سے زائد کا تعلق سعودی عرب سے ہے۔اسی لیے سعودی شاہی خاندان محض اس تصور ہی سے کانپ رہا ہے کہ اگر امریکہ کی ناک خاک آلود کرنے والے شیر صفت مجاہدین نے عراق سے فارغ ہو کر دوبارہ سرزمینِ حرمین کا رخ کیا تو ان کے کفر وشرک اور ظلم وفساد پر مبنی طاغوتی نظام کا کیا بنے گا؟ اسی لیے ان دشمنانِ خدا نے مکر وفریب کی راہ اختیار کرتے ہوئے عراق میں ایسی جماعتیں کھڑی کی ہیں جو بظاہر تو جہاد کا نام لیں، لیکن دراصل سعودی نظام کے مفادات کا تحفظ کریں اور شرعی جہاد کا پرچم بلند کرنے والے مجاہدین کے خلاف امریکی فوج اور مرتد عراقی حکومت کی مدد کریں۔

یمن

یمن میں ۲۳ قیمتی مجاہد ساتھی سن ۲۰۰٦ء میں ۴۵ میٹر لمبی سرنگ کھود کر صنعاء کی جیل سے فرار ہوئے اور اس کے بعد سے ''تنظيم القاعدة في جنوب جزيرة العرب'' دوبارہ سے منظّم ہو کر یمن میں موجود امریکیوں اور ان کے آلہ کاروں کے خلاف سرگرمِ عمل ہے۔ فرار ہونے والے مجاہدین نے جیل میں قیام کے دوران مجاہد عالمِ دین شیخ ابو بصیر کے ہاتھ پر بیعت کی اور وہی آج بھی مجاہدین کی قیادت سنبھالے ہوئے ہیں۔ اپنی دعوت عام کرنے کے لیے مجاہدین ''صدى الملاحم'' کے نام سے ایک عمدہ دعوتی رسالہ پابندی سے نکال رہے ہیں جو کہ انٹرنیٹ پر دستیاب ہے، جبکہ عسکری میدان میں ان کی نمایاں ترین کارروائی گیارہ ستمبر کی ساتویں سالگرہ کے موقع پر یمن میں امریکی سفارت خانے پر ایک تباہ کن حملہ تھا جس نے عسکری اور نفسیاتی، ہر دو اعتبار سے صلیبی قوتوں اور ان کے آلہ کاروں کو ہلا کر رکھ دیا، وللہ الحمد!

فلسطین

عالمِ عرب میں پیدا ہونے والی جہادی بیداری کے اثرات خود فلسطین کے اندر بھی محسوس کیے جا رہے ہیں۔ عالمی جہاد کے قائدین شیخ اسامہ بن لادن، شیخ ایمن الظواہری اور شیخ ابو یحییٰ (حفظهم الله) وغیرہ گزشتہ کچھ عرصے سے وقتاً فوقتاً فلسطین کے مسلمانوں، بالخصوص وہاں کے مجاہدین کے نام پیغامات اور بیانات جاری کرتے رہے ہیں۔ ان بیانات میں فلسطینی مجاہدین کو اپنی سیاسی قیادتوں کے جمہوری منہج سے برأت اور مذاکرت کی راہیں چھوڑ کر پورے فلسطین کی واپسی کے لیے شرعی جہاد کا علم اٹھانے کی دعوت دی جاتی رہی۔ الحمدللہ فلسطینی مجاہدین کی نئی نسل بہت تیزی سے اس خالص شرعی منہج کو قبول کر رہی ہے۔ ان مجاہدین کی عسکری کارروائیاں اور عسکری تربیت کا نظام الحمدللہ بخوبی جاری ہیں۔ نیز انہوں نے 'انٹرنیٹ' پر اپنے رسالے جاری کر کے اور دیگر میسر وسائل استعمال کرتے ہوئے دعوتی سرگرمیوں کا آغاز بھی کر دیا ہے۔ ان مجاہدین میں سے کچھ تو نئے ناموں (مثلاً: ''جيش الاسلام'' وغیرہ) تلے منظّم ہو گئے ہیں اور کچھ پہلے سے موجود جہادی تنظیموں میں رہتے ہوئے ان کا رخ درست کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ ان شاء اللہ غزہ میں گرنے والا لہو ان مجاہدین کے عقائد میں مزید پختگی لانے اور انہیں شرعی منہج پر ثبات بخشنے کا ذریعہ ثابت ہو گا۔

شیشان

شیشان میں بھی مجاہدین کے مختلف مجموعات نے مل کر 'امارتِ اسلامیہ قوقاز' تشکیل دی ہے اور شیخ

دوکوعمروف نے امارت کی قیادت سنبھالی ہے۔الحمدللہ مجاہدین ملک کے شمالی علاقہ جات کو اپنا مرکز بناتے ہوئے آج پھر سے روسی افواج کے خلاف صف آراء ہیں۔

صومالیہ

صومالیہ تو الحمدللہ کفر کے حلق کا کانٹا ثابت ہو رہا ہے۔ایتھوپیا کی صلیبی فوج امریکی ایماء پر صومالیہ میں داخل ہوئی تا کہ مجاہدین کا خاتمہ کرسکے۔لیکن شیخ ابوزبیر کی قیادت میں ''**حـــــرکۃُ شبـــــاب الـمـجاهدين**'' کے مجاہدینِ صادقین نے اس ایمانی جرأت وعسکری مہارت سے ایتھوپی فوج کو بھاری نقصانات پہنچائے کہ اس کے بہت چیخنے پکارنے کے باوجود بھی کوئی دوسرا ملک اس کی مدد کرنے میدان میں آنے کی ہمت نہ کرسکا۔نتیجتاً چند ہی دنوں میں یہ صلیبی فوج پسپا ہوتے ہوتے صومالیہ کے بیشتر علاقوں سے باہر نکل گئی اور الحمدللہ آج صومالیہ کے زیادہ تر حصے پر مجاہدین کا قبضہ ہے۔

الجزائر

الجزائر، جہاں فرانس کے براہِ راست قبضے کے خاتمے کے بعد انہی سے وفادار مرتد فوج و سیاست دان ریاستی نظام سنبھالے ہوئے ہیں؛ آج اس کے جنگلوں اور پہاڑوں میں بھی شیخ ابومصعب عبدالودود کی قیادت میں ''**تـنـظيـم القاعدة ببلاد المغرب الإسلامي**''، منظّم ہوچکی ہے اور گزشتہ ایک سال میں اپنی دعوتی سرگرمیوں کو تیز کرنے کے ساتھ ساتھ یہود، اقوامِ متحدہ ،مقامی حکومت اور پڑوسی ملک موریطانیہ کے متعدد اہم اہداف کے خلاف کامیاب عسکری کارروائیاں کرچکی ہے۔

مقبوضہ بھارت

الحمدللہ ایک طویل عرصے بعد رب کے کچھ مجاہد بندے اٹھے اور معرکۂ بمبئی میں مشرک ہندوؤں کا سرِ غرور خاک میں ملا کر مقبوضہ کشمیر، گجرات اور احمد آباد کے مظلوم مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے سینوں کو ٹھنڈک بخشی۔اللہ تعالیٰ امت کا سر فخر سے بلند کرنے والے ان شہداء کو اپنے دربار میں اعلیٰ ترین مقامات سے نوازے! ان شاءاللہ معرکۂ بمبئی 'مقبوضہ بھارت' کی بازیابی اور عظیم تر 'اسلامی ہند' کے قیام کی سمت پہلا قدم ہے۔بلاشبہ یہ قربانی مقبوضہ کشمیر اور بھارت میں بسنے والے ہزار ہا مسلم نوجوانوں کے لیے ایک نمونۂ عمل ہے اور ان شاءاللہ یہ انہیں آخرت میں کامیابی اور دنیا میں عزت وشرف پانے کی واحد راہ، جہاد فی سبیل اللہ، پر گامزن کرنے کا باعث بھی بنے گی۔

پاکستان

گزشتہ ایک سال میں عالمی سطح پر ہونے والی ایک نہایت اہم تبدیلی اور جہادِ افغانستان سے پھوٹنے والی سب سے بڑی خیر، پاکستان میں جہاد کے مبارک شعلے کا بھڑک اٹھنا ہے! پس رب کی رحمتیں ہوں روسی طغیان کے خلاف جان دینے والے لاکھوں شہداء پر...... رحمتیں ہوں شمالی اتحاد کے خلاف ایک ایک معرکے میں ہزاروں شہداء پیش کر کے امارتِ اسلامیہ قائم کرنے والے طالبانِ عالی شان پر...... رحمتیں ہوں دنیا بھر سے فقط رب کی خاطر ہجرت کر کے آنے والے عرب وغیر عرب مجاہدین ومجاہدات پر...... رحمتیں ہوں قبائل کے ان شیروں پر جنھوں نے عالمی ومقامی طاغوتوں کی ہمہ جہت یلغار کے خلاف اپنے مہاجر ومجاہد بھائیوں کا دفاع کیا...... رحمتیں ہوں پنجاب، سندھ، اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے اُن اَن گنت شہداء پر جنھوں نے اپنے خون کی خوشبو سے پاکستان بھر میں جہاد کی دعوت عام کی...... رحمتیں ہوں ان علمائے حق پر جنھوں نے سولی پر چڑھنا تو قبول کر لیا لیکن اللہ کے دین اور حکمِ جہاد کو چھپانے پر راضی نہ ہوئے...... رحمتیں ہوں لال مسجد کے شہداء بھائیوں اور شہید ماؤں، بہنوں، بیٹیوں پر جن کے لہو کی برکت سے کتنے ہی غفلتوں میں پڑے رب کی طرف لوٹ آئے...... رحمتیں ہوں امیر المؤمنین ملا محمد عمر اور شیخ المجاہدین شیخ اسامہ بن لادن پر...... رب کی ڈھیروں رحمتیں اور سلامتی ہو ان سب پر! بلاشبہ یہ ان سب کی استقامت اور قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج سوات تا وزیرستان جہاد وشریعت کے نام پر مومنینِ صادقین کی ایک پوری نسل اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ ایک ایسی نسل جو اہلِ پاکستان سے غدر وخیانت کر کے اسے ساٹھ سال تک کفری جمہوری نظام کے تحت رہنے پر مجبور کرنے والی فوج وپولیس کی بساط لپیٹنے اٹھی ہے، جو سولہ کروڑ مسلمانوں کو پہلے امریکہ اور اب بھارت کا غلام بنانے کے لیے کوشاں سیاست دان اور بیوروکریٹ طبقے کے پیروں تلے سے زمین کھینچنے اور سب کو ایک رب کی غلامی میں داخل کرنے اٹھی ہے، جو پاکستان کو فحاشی وعریانی کے داعی ذرائع ابلاغ اور الحاد وزندقے کے علمبردار مفکرین سے پاک کرنے اٹھی ہے، جو علماء ومجاہدین کے خون سے ہاتھ رنگنے والی مکروہ خفیہ ایجنسیوں کو ہمیشہ کے لیے صفحۂ ہستی سے مٹانے اٹھی ہے، جو دلوں میں اپنے مسلمان بھائیوں کی محبت وغم خواری کے جذبات لیے انہیں ان کے دین ودنیا کے درپے رہزنوں سے نجات دلانے اٹھی ہے، جو قیامِ پاکستان کے بعد سے آج تک مسلمانانِ پاکستان کے ساتھ جاری دھوکے وفریب کا سلسلہ ختم کر کے یہاں نظامِ خلافت قائم کرنے اٹھی ہے! پس ربِ ذوالجلال سے دعا ہے کہ وہ وقت ہمیں جلد دکھائے جب اسلام آباد میں بھی ''اسلام...... آباد'' ہو۔

خلاصۂ کلام

آج مجاہدینِ اسلام پورے عالم میں یہود کی قیادت میں چلنے والے کفریہ نظام کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ نظام اپنے چار اساسی ستونوں، یعنی جمہوریت، سرمایہ دارانہ نظامِ معیشت، دنیا بھر کے توانائی (بالخصوص تیل) کے ذخائر پر قبضے اور جدید عسکری قوت کے بل پہ قائم ہے۔ پاکستان میں قائم نظامِ حکومت بھی اسی عالمی نظام کا ایک جزو ہے۔ مجاہدین آج اس نظام میں محض کسی جزوی اصلاح کا مطالبہ نہیں کر رہے، یہ تو اسے جڑ سے اکھاڑ کر دینِ الٰہی کو ہر دین پر کامل غلبہ بخشنے کے لیے کوشاں ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ لا الٰہ الا اللہ پہ ایمان رکھنے والی امت بھی آج ان مجاہدین کی بھرپور پشت پناہی کرے اور عالمی و مقامی کفریہ نظاموں کو ڈھانے میں اپنا حصہ ڈالے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس راہ پر استقامت سے جمے رہنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

وصلى الله على محمد النبي الأمي وعلى آله وسلم تسليمًا كثيرًا.

مطبوعاتِ حطین

☆ کفار سے براءت کا قرآنی عقیدہ	مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ
☆ مسلمانوں کے تعلقات کی اساس؛ لا الہ الا اللہ	سید قطب شہید رحمۃ اللہ علیہ
☆ جہاد فی سبیل اللہ کے اساسی مقاصد	محمد مثنیٰ حسان
☆ من لی بھذا الخبیث؟ (کون ہے جو میری حُرمت کی خاطر اس خبیث سے نمٹے؟)	محمد مثنیٰ حسان
☆ یہ تہذیبی تصادم نہیں، صلیبی جنگ ہے!	مولانا ابو محمد یاسر
☆ مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟	شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
☆ استاد المجاہدین؛ استاد یاسر کے ساتھ ادارۂ حطین کی گفتگو	مترجم: محمد مثنیٰ حسان
☆ اور فتح کی خبریں آنے لگیں!	قاری عبد الہادی
☆ درسِ حدیثِ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ	شیخ ابو عبد اللہ حفظہ اللہ

زیرِ طباعت

☆ حکمرانوں کی قربت سے بچو!

(امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "**ما رواہ الأساطین في عدم المجيء إلی السلاطین**" کا اردو ترجمہ) مترجم: مولانا عبید الرحمٰن

......ادارۂ حطین کی تمام مطبوعات اپنے قریبی کتب خانوں سے طلب کی جاسکتی ہیں!......

پس اس موقع پر یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ ہماری جنگ محض چند حکمرانوں سے نہیں، ایک باطل نظام سے ہے۔ اس نظام پر سفید فام جورج بش بیٹھے یا سیاہ فام بارک حسین اوباما، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ آج اس عالمی نظامِ کفر کی قیادت امریکہ نے سنبھال رکھی ہے تو کل چین، فرانس یا کوئی اور ملک سنبھال لے، اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پاکستان میں قائم نظامِ کفر کو وردی پوش پرویز چلائے یا جمہوری رستے سے آنے والا زرداری، ہمارے لیے دونوں ہی یکساں ہیں۔ بلکہ کل اگر رفیق تارڑ یا اس سے مشابہ وضع قطع والا کوئی دوسرا فرد بھی حاکم بن جائے تو حقیقت ذرہ برابر نہیں بدلے گی۔ جب تک یہ عالمی و مقامی نظامِ کفر نیست و نابود نہیں ہو جاتا، کلمہ توحید سر بلند نہیں ہو جاتا، نظامِ خلافت قائم نہیں ہو جاتا اور شریعتِ مطہرہ نافذ نہیں ہو جاتی......تب تک ہمیں دعوت اور جہاد و قتال کے رستے کو مضبوطی سے تھامے رہنا ہوگا، اور محض چہروں اور ناموں کی تبدیلی سے دھوکا کھانے سے بچنا ہوگا، واللہ اعلم!